

قال الشيخ رحمه الله تعالى اقتلوا المشركين ولا تعاونهم

إقتلوا المشركين ولا تعاونهم

اقتلوا المشركين

طبع في مطبعة مفيد عالم الكائنات

بإدارة المنشي محمد أحمد خان

الصوفي سلمه الله

تقالي

+

١٣٠١ هـ



کیا جاوے جس سے صریح نقصان عقل ناقص نقل نقل مذکور معلوم ہوتا ہے تو ایک
 مستقل کتاب بنتی ہے مگر میں نے بغیر اسے قول خدا اخذ العفو و أمر بالعرف
 و اعراض عن الجاحلین اوس سے اعراض کیا یہ قول اس قائل کا اصل ہے بلکہ
 کفر ہے حدیث لا وحی بعد موتی بے اصل ہے ہون لافنی بعدی آیا ہے اگلے
 نسخی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ناسخ ولا و تحجی سبکی نے
 اپنی تصنیف میں صراحت کی ہے اس بات کی کہ جیسے علیہ السلام ہمارے ہی نبی کی
 خبریت کا مکمل دیکھتے قرآن و حدیث کی رو سے اس سے یہ امر مانع سمجھا جاتا ہے
 کہ وہ سنت کو جناب نبوت سے بطریق مشافہہ کے بغیر کسی واسطہ کے بطریق وحی
 و الہام کے حاصل کرینگے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب انھوں نے
 بہت حدیثیں روایت کرنا شروع کیا اور لوگوں نے اونپر انکار کیا تو انھوں نے
 کہا اگر جیسے بن مریم میرے منہ سے پہلے اتریں اور میں ان کو حدیث کی روایت
 کروں رسول خدا صلی علیہ وسلم سے تو وہ میری تصدیق کرینگے یہ دلیل ہے اس بات پر
 کہ وہ عالم جمیع علوم سنت نبوی صلی علیہ وسلم کے ہونگے ان کو اسکی عبادت ہوگی کہ وہ سنت کو
 کسی ہستی سے اخذ کریں یا انھک کہ ابو ہریرہ جنھوں نے خود جناب رسالت سے احادیث
 کو سنا ہے وہ بھی محتاج او کی تصدیق کے ہیں انتہا میں کہتا ہوں اس تکلیف کی
 کیا ضرورت ہے کہ وہ واسطہ علوم سنت کو مشافہہ حاصل کرینگے کوئی حدیث صحیح
 اس باب میں اگر ملے تو تو یہ بات ٹھیک ہے ورنہ قرآن و کتب سنت جو آج دنیا
 میں موجود ہیں اور قیامت تک باقی رہینگی دریافت حکم خدا و رسول کے لئے کافی
 ہیں انھکے ہوتے ہوئے بایں سند متصل مرقوع ضرورت اخذ بالمشافہہ کی کیا ہے یہ